اور مسلمانوں کے شوکت وعظمت کے اظہار، لشکر اسلام کے اجتماع اور دین وملت کی عزت واحترام کا ایک مقدس عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا اور جب ہم نے خانۂ کعبہ کو لوگوں کا مرجع اور امن کی جگہ ٹھیرایا۔

پاکستان بننے کے بعد امید تو یہ تھی کہ اب مسلمانوں کی اپنی حکومت ہے اس فریضہ کی ادائیگی میں کوئی پابندی نہ ہوگی لیکن خود غلط بود آنکہ ما پنداشتیم، پاکستان بننے کے بعد جتنی بھی حکومتیں آئیں ان سب کا نعرہ تو نظریۂ پاکستان اور اسلام، اسلام رہا لیکن عملی طور پر اس کے خلاف ہی ہوتا رہا۔ استحصال، اقربا پروری، رشوت ستانی نئی جاگیرداریاں اور زمینداریاں قائم کرنا ان کا ادنیٰ کرشمہ تھا۔ لیکن حال ہی میں جیسے ہی عوامی حکومت وجود میں آئی تو جس طرح مختلف شعبوں میں اصلاحات ہوئیں اس طرح فریضۂ حج کی ادائیگی میں بھی کافی اصلاح ہوئی، اوقاف وحج کی ایک مستقل وزارت قائم ہوئی اور اس کی باگ ڈور ایک عالم دین کے سپرد ہوئی، پہلے ایسا کبھی نہ ہوا تھا۔ حج کے سفر میں قرعہ اندازی کا طریقہ ختم کیا گیا جس سے سالہا سال سے کئی امیدوار مایوس ومحروم رہے۔ بری، بحری اور ہوائی راستوں سے حجاج کرلے جانے کے انتظامات کیے گئے، اس طرح اسی ہزار سعادتمند مسلمانوں کو حج کی سعادت نصیب ہوگی یہ عوامی حکومت کا نہایت ہی عظیم اسلامی کارنامہ ہے، جس پر ہم مولانا نیازی کو ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی انسانی ہمدردی، سماجی اور ثقافتی امور کے متعلق کمیٹی نے حال ہی میں نوے ہزار پاکستانی جنگی قیدیوں کو ہندوستان کی طرف سے سودے بازی کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی شدید مذمت کی ہے، اس سلسلے میں ہمارے دوست ملکوں چین، ترکی اور مراکش کے نمائندوں نے پاکستانی موقف کی حمایت کی اور انسانی ہمدردی کے اس مسئلہ پر زور دیتے ہوئے ان جنگی قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔

چینی مندوب نے کہا کہ بھارت جنگی قیدیوں کو رہا نہ کر کے سلامتی کونسل کی قرار داد کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ ترک نمائندہ نے مطالبہ کیا کہ جنگی قیدیوں کو سودے بازی کے لئے استعمال کرنے کی بجائے انھیں فوراً رہا کیا جائے۔ مراکش کے نمائندے نے دلسوزی اور افسوس کے ساتھ کہا کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انسانوں کو سودے بازی کے لئے کیونکر استعمال کیا جاسکتا ہے، یہ انتہائی شرمناک حرکت ہے۔ ہماری شروع سے یہ پالیسی رہی ہے کہ بھارت، ہمارا بڑا پڑوسی ملک ہے، اس سے ہمارے تعلقات رہنے چاہئیں، لیکن دونوں ملکوں کے کچھ سیاست دانوں کی خودسری اور چند نعرہ باز عوام کی بے راہ روی سے تعلقات کا استوار ہونا تو اپنی جگہ لیکن کئی بار کھل کر لڑائیاں ہوتی رہیں جو کہ دونوں ملکوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئیں۔ ملک میں جمہوریت قائم ہونے کے بعد عوامی حکومت نے خلوص دل سے کوشش کی کہ دونوں ملک باہمی بات چیت سے نزاعی مسائل کو طے کریں اور قائدِ عوام کی طرف سے شملہ معاہدہ کی کوشش اس کی ابتدائی کڑی ہے، مگر خدا بھلا کرے نعرہ بازوں کا جنھوں نے شملہ معاہدہ کے خلاف بڑا شور مچایا اور ہنگامہ برپا کرنے کی کوشش کی اور اس کو دُوسرا تاشقند معاہدہ کا نام دیا گیا، کچھ بے راہ رو لیڈروں نے ملک سے باہر جا کر بھی اس معاہدہ کو ناکام بنانے کی کوشش کی، اس سے بھارت کو بہانہ ہاتھ آگیا جس کے نتیجہ میں تعطل کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ اب جاکر ان کی آنکھیں کھلیں کہ معاہدۂ شملہ پاکستان کے حق میں کتنا مفید تھا!